

سلسلہ اشاعت بعنوان رد غیر مقلدیت (۹)

تکبیرات عیدین کے متعلق ایک تحقیقی تحریر

سرور احسن
فی

تکبیرات العیدین

Shoaib ikram Hayati

مرتب

حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ



مکتبہ شیخ الاسلام
کوسہ ممبر اضلع تھانہ
۹۳۲۲۴۷۱۰۴۶

Deoband Deffender

Presentative By Tahaffuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoaib Ikram Hayati Hanfi, Moradabadi

سرور العینین
فی
تکبیرات العیدین
مرتب

حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ
شاگرد رشید:

مناظر اسلام ماضی غیر مقلدیت

حضرت مولانا محمد امین صفدر^{رح}

ناشر

مکتبہ سنیخ الاسلام کوسہ ممبر (ضلع نہانہ) (مبئی)

باب اول۔

عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں چھ کہنی چاہئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس باب میں ہم انشاء اللہ العزیز وہ احادیث درج کریں گے جن سے نماز عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنے کا ثبوت ملتا ہے اور ان احادیث کے مطابق ہی اہل سنت والجماعت حنفیوں کا یہ مسلک ہے کہ عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنی چاہئیں۔ مگر نام نہاد اہل حدیث ان احادیث پر عمل نہیں کرتے۔

۱۔ عن القاسم ابی عبد الرحمن انه قال حدثني بعض

اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى

بنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد فکبر

اربعا واربعاً ثم اقبل علينا بوجهه حين انصرف

فقال لا تنسوا کتکبیر الجنائز و اشار باصابعه

وقبض ابهامه (طحاوی ج ۲ ص ۴۳۸)

ابو عبد الرحمن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو (بشمول تکبیر رکوع کے) چار چار تکبیریں کہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح چار ہیں، آپ نے ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

۲۔ عن مکحول قال اخبرني ابو عاصم جلیس لاجب

هريرة ان سعيد بن العاص سأل ابا موسى الاشعري
وحذيفته بن اليمان كيف كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يكبر في الاضحى والظفر فقال ابو موسى
كان يكبر اربعاً تكبيرة على الجنائز فقال حذيفته
صدق فقال ابو موسى كذا لك كنت اكبر في البصرة
حيث كنت عليهم قال ابو عائشة وانا حاضر
سعيد بن العاص،

(ابوداؤد ج ۱ ص ۱۶۳، طحاوی ج ۲ ص ۴۳۹، مسند احمد ج ۲ ص ۱۶۱).

حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه کے ہم نشین ابو عائشہ نے بتلایا کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ
عنه نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ
عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر
کی نماز میں کتنی تکبیریں کہا کرتے تھے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنه نے فرمایا (بشمول تکبیر رکوع کے) چار چار تکبیریں کہا کرتے تھے
جیسا کہ آپ جنازہ میں کہتے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ٹھیک کہتے ہیں، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب
میں بصرہ کا حاکم تھا تو اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا، حضرت ابو عائشہ
کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے سوال کے
وقت خود موجود تھا۔

۲۔ عن مکحول قال حدثني رسول حذيفته و ابي
موسى رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم كان يكبر في العیدین اربعا واربعا
سوی تکبیرة الافتتاح، (طحاوی ۲۵ ص ۲۲۹)

حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت حذیفہ اور حضرت ابو
موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے قاصد نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں میں (بشمول تکبیر رکوع کے) چار
چار تکبیریں کہتے تھے سوائے تکبیر تحریمیہ کے۔

۲۔ عن علقمة والاسود بن یزید قال کان ابن مسعود

جالسا وعنده حذیفته واجوموسیٰ الاشعری
فسألہما سعید بن العاص عن التکبیر فی الصلوة
یوم الفطر والاضحیٰ فجعل هذا یقول سل هذا
وهذا یقول سل هذا فقال له حذیفته سل هذا
لعبد اللہ بن مسعود فسأله فقال ابن مسعود یکبر اربعا
ثم یقرأ ثم یکبر فیرکع ثم یقوم فی الثانیة
فیقرأ ثم یکبر اربعا بعد القراءة،

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۱، معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۳)

حضرت علقمة اور حضرت اسود بن یزید رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے
پاس حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بھی تھے
حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان دونوں بزرگوں سے عید الفطر
اور عید الاضحیٰ کی نماز میں تکبیر کے متعلق سوال کیا، یہ کہنے لگے کہ ان سے
پوچھو اور وہ کہنے لگے کہ ان سے پوچھو، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

نے ان سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو،
 چنانچہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا
 تو آپ نے فرمایا چار تجبیریں کہے (بشمول تجبیر تحریمیہ کے) پھر قرارت
 کرے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا
 ہو اور قرارت کرے پھر چار تجبیریں (بشمول تجبیر رکوع کے) کہے
 قرارت کے بعد

۵۔ عن کردوس قال ارسل الوليد الى عبد الله بن
 مسعود وحذيفة و ابي مسعود و ابي موسى الاشعري
 بعد العتمة فقال ان هذا عيد المسلمين فكيف
 الصلوة ؟ فقالوا سل ابا عبد الرحمن فسأله فقال
 يقوم فيكبر اربعاً ثم يقرأ بمناجاة الكتاب
 وسورة من المفصل ثم يكبر ويركع فتلك خمس
 ثم يقوم فيقرأ بمناجاة الكتاب وسورة من
 المفصل ثم يكبر اربعاً يركع في آخرهن فتلك
 تسع في العيدين فما انكره واحد منهم ،
 (معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۱۳ و مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۷۱)

حضرت کردوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ
 عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابو مسعود
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس ایک تہائی رات
 کے بعد پیغام بھیجا (جس میں انہوں نے کہا کہ) یہ مسلمانوں کی عید کا دن
 ہے اس میں نماز کا کیا طریقہ ہے؟ ان سب بزرگوں نے کہا کہ ابو

عبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود) سے پوچھو، چنانچہ قاسد نے ان سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر چار تکبیریں (بشمول تکبیر تحریمیہ کے)، کئے پھر سورۃ فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے پس یہ پانچ تکبیریں ہوتیں، پھر کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے پھر چار تکبیر کہے جن میں سے آخری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے پس یہ نو تکبیریں ہوتیں دونوں عیدوں میں اُن بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

۶۔ عن ابن مسعود في الأولى خمس تكبيرات بتكبير الركعة وبتكبير الاستفتاح وفي الركعة (الآخرى) أربعة بتكبير الركعة، (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عید کی نمازیں) پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔ رکوع کی تکبیر اور تکبیر تحریمیہ کو ملا کر، اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں ہیں رکوع والی تکبیر ملا کر۔

۷۔ عن علقمة والاسود بن يزيد ان ابن مسعود كان يكبر في العیدین تسعا تسعا اربعاً قبل القراءة ثم كبر فرکع وفي الثانية يقرأ فاذا فرغ كبر اربعاً ثم ركع،

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۳، معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۱۱)

حضرت علقمہ اور حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو نو تکبیریں کہتے تھے چار تکبیریں (بشمول تکبیر تحریمیہ کے) قرأت سے پہلے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرتے پھر قرأت سے فارغ ہو کر چار تکبیریں (بشمول تکبیر رکوع کے) کہتے اور رکوع کرتے

۸۔ عن کردوس قال کان عبد اللہ بن مسعود یکبر فی

الاضحی والفقیر تسعا تسعا یبدأ فیکبر اربعاً ثم

یقرا ثم یکبر واحدة فیکبر اربعاً ثم یقوم فی

الرکعة الآخرة فیدأ فیکبر اربعاً ثم یکبر اربعاً

یکبر باحداهن ، (معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۲)

حضرت کردوسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

عنہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نو نو تکبیریں کہتے تھے۔ آپ نماز

شروع فرماتے تو (بشمول تکبیر تحریمیہ کے) چار تکبیریں کہتے، پھر

قرأت کرتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے، پھر دوسری رکعت

کے لیے کھڑے ہوتے تو قرأت سے ابتداء کرتے، پھر چار

تکبیریں کہتے اور ان چار میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے۔

۹۔ عن عبد اللہ قال التکبیر فی العید اربعاً کالصلوة علی المیت ، (معجم طبرانی کبیر ج ۹ ص ۳۰۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید میں

چار تکبیریں ہوتی ہیں جیسا کہ نماز جنازہ میں۔

۱۰۔ عن عامران عمرو عبد اللہ رضی اللہ عنہما اجتمع

رأیہما فی تکبیر العیدین علی تسع تکبیرات خمس

فی الاول واربع فی الآخرة ویو الی بین

(طحاوی ۵ ۲ ص ۲۳۹)

القراءتین،

حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس پر اتفاق رائے ہوا کہ عیدین کی تکبیریں نو میں پانچ پہلی رکعت میں (بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے) اور چار دوسری میں (بشمول تکبیر رکوع کے) اور دونوں رکعتوں میں قرأت پے درپے کرے۔

۱۱۔ عن حماد عن ابراهیم فی حدیث طویل فاجمعوا

امرهم علی ان يجعلوا التكبير علی الجنائز مثل

التكبير فی الاضحی والقطر اربع تکبیرات فاجمع

(طحاوی ج ۱ ص ۳۳۳)

امرهم علی ذالک،

حضرت حماد رحمہ اللہ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے

ہیں۔ ایک طویل حدیث کے ذیل میں کہ ”پس ان سب کا اس

پر اتفاق ہوا کہ جنازہ کی تکبیریں اتنی ہوں جتنی عیدین کی نماز میں

ہیں یعنی چار تکبیریں۔

۱۲۔ عن عبد اللہ بن الحارث قال شهدت ابن عباس

کبر فی صلوۃ العید بالبصرة تسع تکبیرات والی بین

القراءتین قال وشهدت المغيرة بن شعبه فعل

ذالک ایضا، الحدیث،

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۵ ۲ ص ۲۴۱)

حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں، اور دونوں (رکعتوں میں) قرائتیں پے درپے کیں، حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا،

۱۳۔ عن عبد اللہ بن الحارث انہ صلی خلف ابن عباس رضی اللہ عنہما فی العید فکبر اربعاً ثم قرأ ثم کبر فرفع ثم قام فی الثانیۃ فقرأ ثم کبر ثلثاً ثم کبر فرفع، (طحاوی ج ۲ ص ۲۳۹)

حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے پہلے چار تکبیریں کہیں پھر قرات کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے قرات کی پھر تین تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

۱۴۔ عن ابن جریج قال ثنا یوسف بن ماہل اخبرنی ان ابن الزبیر لم یکن یکبر الا اربعاً سوی تکبیرتین للركعتین، (طحاوی ج ۲ ص ۲۴۰)

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن ماہل نے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما چار تکبیریں کہتے تھے، دونوں رکوعوں کی تکبیروں کے علاوہ۔

۱۵۔ عن قتادة عن جابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب

تالاسع تكبيرات ويوالى بين القراءتين ،
(مصنف ابن ابى شيبه ج ۲ ص ۱۴۷)

حضرت قنادة رحمہ اللہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت سعید بن
المسیب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں
نے فرمایا کہ دونوں عیدوں میں نو تکبیریں ہیں اور دونوں قراتیں پے
درپے ہوں۔

۱۶۔ عن محمد بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ
قال تسع تكبيرات خمس في الاولى واربع في
الآخرة مع تكبيرة الصلوة ، (طحاوی ج ۲ ص ۲۷۷)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا عید کی نماز میں نو تکبیریں
ہیں، پانچ پہلی رکعت میں چار دوسری رکعت میں نماز کی تکبیر سمیت
۱۷۔ عن محمد بن سیرین عن انس بن مالک انہ کان یکبر
في العيد تسعًا فذكر مثل حديث عبد الله ،
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۴۷)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے۔
۱۸۔ عن ابراهيم بن اسحاق بن عبد الله كانوا يكبرون
في العيد تسع تكبيرات ،

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۴۷)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے (پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں)

۱۹۔ عن الشعبي قال ارسل نبياد الى مسروق انا يشغلنا اشغال فكيف التكبير في العيدين قال تسع تكبيرات قال خمساً في الاولى واربعاً في الآخرة و الى بين القراءتين ،

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۴۲، مصنف عبد الرزاق ج ۳ ص ۲۹۲)

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت مسروق رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں تو کاموں میں ہی مصروفیت رہتی ہے، آپ یہ بتلائیے کہ عیدین کی نماز میں تکبیریں کس طرح کی جاتی ہیں، آپ نے فرمایا نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں (بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے) اور چار دوسری رکعت میں (بشمول تکبیر رکوع کے) اور دونوں قراتیں پے درپے کرے۔

۲۰۔ عن ابراهيم عن الاسود ومسروق انهما كانا يكبران في العيد تسع تكبيرات ،

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۴۲)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ حضرت اسود اور حضرت مسروق رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے (پہلی رکعت میں پانچ بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے اور دوسری میں چار بشمول تکبیر رکوع کے)

۲۱۔ عن هشام عن الحسن ومحمد انهما كانا

یکبران تسع تکبیرات ، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۷۵)
حضرت ہشام رحمہ اللہ حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن
سیرین رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ عید
کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے۔

مذکورہ احادیث و آثار سے ثابت ہو رہا ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی
نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں۔ تین پہلی رکعت میں ثنار کے بعد
اور قرارت سے پہلے، اور تین دوسری رکعت میں قرارت سے فارغ ہو کر
رکوع میں جانے سے پہلے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی
نماز میں چھ تکبیریں ہی زائد کہتے تھے جیسا کہ حدیث ۱-۲-۳ سے واضح
ہے، یہی عمل جلیل القدر صحابہ کرام کا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کا معمول عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں ہی کہنے کا تھا جیسا
حدیث ۴-۵ سے ظاہر ہے، اور جب آپ سے عیدین کی نماز میں تکبیرات
کے متعلق سوال ہوتا تھا تو آپ چھ زائد تکبیریں کہنے کا فتویٰ دیتے تھے،
حضرت سعید بن العاص اور حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہما نے عیدین
کی تکبیروں کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے چھ ہی تکبیریں بتلائیں
جیسا کہ حدیث ۴-۵-۶ سے ظاہر ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان حضرت
بوموسیٰ اشعری، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ سے آپ کی
صدیق و تصویب یا آپ سے موافقت منقول ہے، یہی وجہ ہے کہ
حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس پر اتفاق رائے
واکہ عیدین کی نماز میں نو تکبیریں ہونی چاہئیں۔ پانچ پہلی رکعت میں شمول
یہ تحریمہ اور تکبیر رکوع کے اور چار دوسریں میں شمول تکبیر رکوع کے،

جیسا کہ حدیث غاۓ ظاہر ہے، حدیث غاۓ ثابت ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جنازہ کی تکبیرات میں اختلاف تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کسی ایک صورت پر متفق کرنے کے لیے مشورہ فرمایا سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ جنازہ کی تکبیریں اتنی ہوں جتنی عیدین نماز میں ہیں یعنی چار، کیونکہ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ۴ اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع کے ساتھ چار تکبیریں ہوتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن نبیہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی عیدین کی نماز میں نو تکبیروں کے قائل تھے پہلی رکعت میں پانچ بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع کے اور دوسری رکعت میں چار بشمول تکبیر رکوع کے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۱۲۰۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ سے ظاہر ہے، جلیل القدر تابعین، حضرت سعید بن المسیب، حضرت اسود بن یزید، حضرت مسروق، حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت محمد بن سیرین، نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کا بھی اسی پر عمل ہے اور اسی پر وہ فتویٰ دیتے تھے جیسا کہ حدیث ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ سے واضح ہے۔

لیکن ان تمام احادیث و آثار کو غیر مقلدین تسلیم نہیں کرتے کہتے ہیں کہ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں زائد ہیں صرف چھ تکبیروں کو اندانا بدعت اور گمراہی رکھنا ہے، (العیاذ باللہ)

چنانچہ جماعت اہلحدیث کے ایک مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
”صورت مرقومہ بالا میں واضح و لائحہ سو کہ صلات عیدین کی تکبیریں

شرعیات محمدیہ میں بارہ ہیں اور نو بھی بعض صحابہ سے ثابت ہیں جیسا کہ جامع ترمذی سے ظاہر ہوتا ہے، اور تیرہ بھی بعض وقت کہنی ثابت ہیں جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے اور جو ماسوا ان کے ہیں سب بدعت ہیں کیونکہ بدعت اسی چیز کو کہتے ہیں جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ میں نہ ہو، اور لوگ اس کو اپنی طرف سے شرعی حکم سمجھ کر عوام الناس میں مروج کر دیں تو معلوم ہوا کہ یہ جو آجکل لوگوں میں صلوٰۃ عیدین کی تکبیریں چھ مروج ہیں۔ یہ بالکل بدعت اور سبب گمراہی ہیں کیونکہ ان کا ثبوت شرعیات محمدیہ میں نہیں ہے.....

..... اور جو یہ چھ تکبیریں ہیں یہ مذہبی تکبیر گھڑی گھڑائی ہیں، خدا اور رسول کی طرف سے یہ حکم قطعاً نہیں اور جو کوئی کہے کہ یہ حکم خدا اور رسول کا ہے تو وہ بڑا کاذب بلکہ اکذب ہے، اور نیز معلوم ہوا کہ یہ تمام دنیا میں عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت تکبیروں کے بعد پڑھی جاتی ہے اور دوسری رکعت میں تکبیروں کے قبل پڑھی جاتی ہے سو یہ غلط اور خلافت سنت نبوی ہے بلکہ سنت یوں ہے کہ قرأت تکبیروں کے بعد دونوں رکعتوں میں پڑنی چاہیے“

(فتاویٰ ستاریہ ج ۱ ص ۱۱۸)

ملاحظہ فرمائیے : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عیدین کی نماز میں دونوں رکعتوں میں چھ زائد تکبیریں کہنا متعدد احادیث سے ثابت ہے، جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عیدین کی نماز میں تکبیرات کہنے کا یہی طریقہ بتلاتے ہیں

باب دوم

ناظرین کرام: اس باب میں ہم فریق مخالف کے دلائل نقل کر کے ان کے جوابات عرض کریں گے انشاء اللہ لیکن جواب دینے سے قبل ایک بات عرض کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ فریق مخالف ہر مسئلے میں یہ بات کہتا ہے کہ صرف ہم ہی قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں اور ہم ہی قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں اور ہمارا ہر ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ ہم تو بخاری مسلم کو مانتے ہیں اور یہ مسئلہ بخاری مسلم میں دیکھاؤ تو مانیں گے۔ مگر اپنے اس دعویٰ کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ مسئلہ تکبیرات عیدین فریق مخالف کے پاس نہ تو قرآن کی کوئی ایسی آیت ہے۔ جن سے بارہ تکبیریں ثابت ہوتی ہوں اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث ہے جو صحیح۔ صریح۔ مرفوع ہو جس سے بارہ تکبیرات کا سنت رسول ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ بخاری اور مسلم میں تو سکر سے بارہ تکبیرات کے متعلق کوئی حدیث ہی نہیں بارہ تکبیریں ثابت کرنے کے لئے سب سے اعلیٰ اور وزنی دلیل جو فریق مخالف پیش کرنا ہے وہ ترمذی کی روایت ہے جو بہت ضعیف ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

حدیثنا مسلم بن عمرو ابو عمر
 دلیل ۱ | والخذاء المديني نا عبد الله بن

نافع عن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده النبي
 صلى الله عليه وسلم كثر في العيد في الاولى

سبعاً قبل القراءة وفي الاخرة خمساً قبل القراءة

(ترمذی باب فی التکبیر فی العیدین ص ۱۱۹)

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے ترمذی مترجم ص ۲۲۲ از علامہ بدیع الزمان۔

اس حدیث کا دار و مدار کثیر بن عبد اللہ پر ہے جو

الجواب

انہایت ضعیف ہے

قال ابن معین ليس بشئ وقال الشافعي والبوداؤد ركن من أركان الكذب وضرب أحمد على حديثه وقال الدار قطني وغيره متروك وقال ابو حاتم ليس بالمتين وقال النسائي ليس بثقة وقال ابن جبان له عن أبيه عن جده نسفة موضوعة. ميزان الاعتدال ص ۴۰۶ اور تہذیب تہذیب ص ۴۲۳-۴۲۴ میں ہے قال ابو طالب عن احمد منكر الحديث ليس بشئ. وقال عبد الله بن احمد ضرب ابی علی حدیث کثیر بن عبد اللہ فی المستند ولم یحدثا عنه وقال الاجری سئل البوداؤد عنه فقال كان احدا الكذابين. وقال ابن عید البرجم علی ضعفه وقال النسائي والدارقطني متروك الحديث. وقال ابن ابی حاتم سألت ابا زرعة عنه فقال وايه الحديث ليس بقوى. وقال ابو حاتم ليس بالمتين وقال ابن جبان روى عن أبيه عن جده

نسخة موضوعة لايحل ذكرها في الكتب ولا الرواية عنه
الا على جهة التعجب -

حدثنا مسددنا المعتمر قال سمعت عبد الله
دلیل علی | ابن عبد الرحمن الطائفي يحدث عن عمر

شعيب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال
قال بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع
فی الاولی وخمس فی الاخرة والقراءة بعد هما کلیتھا (ابوداؤد

ص ۱۶۳۔ باب التکبیر فی العیدین)

ترجمہ۔ مسدد، معتمر، عبد اللہ، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے
وادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید فطر
میں سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں، پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں
اور قرأت دونوں رکعتوں میں بعد تکبیروں کے ہے۔ (ابوداؤد مترجم ص ۱۶۳)

(از وحید الزمان)

اس سند میں عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفي ہے۔
الجواب | امام بخاری فرماتے ہیں فیہ نظر، ضعف، البخاری

ص ۱۹ علامہ زبیری نصب الراية ص ۲۱۶ میں فرماتے ہیں

قال ابن قطان ضعفه جماعة منهم ابن معين علامہ زبیری

میزان الاعتدال ص ۵۲ پر لکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حبان فی الثقات

وقال ابن معين صحيح وقال مرة ضعيف وقال النسائي وغيره ليس

بالقوي۔ وكذا قال ابو حاتم۔ قال ابن عدي أما سائر حديثه فعن

عمرو بن شعيب، وهي مستقيمة فهو من يكتب حديثه

ثم خلطه بمن بعده فوهم.

حدیثا قتیبة نا ابی لصیعة عن عقیل
دلیل ۳ | عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في الفطر
 والأضحية في الأولى سبع تكبيرات وفي الثانية خمسا.

البوداؤد ص ۹۳ ج ۱

ترجمہ: قتیبة، ابن لہیعہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ
 سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں اور عید الاضحیٰ میں
 پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔
 (مترجم البوداؤد جلد ۱ ص ۹۳ از علامہ وحید الزمان)

علامہ وحید الزمان غیر مقلد اس حدیث کے متعلق فرماتے
الجواب | ہیں مگر یہ حدیث ضعیف ہے اس کے اسناد میں

ابن لہیعہ ہے کسی حاکم نے منفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے ابن لہیعہ اور
 وہ ضعیف ہے (البوداؤد مترجم ج ۱ ص ۹۳)
 امام ترمذی فرماتے ہیں۔

ابن لصیعة ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيى بن
 سعيد القطان وغيره رتومذی ص ۱۱۱ ایچ۔ ایم سعید کراچی)

حدیثا ہشام بن عمار ثنا عبد الرحمن
دلیل ۴ | بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول

الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ابی عن ابيه عن جده
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في العيدین

فی الاولی سبعا قبل القراءة وفي الاخرة خمساً قبل القراءة
(ابن ماجہ ص ۹)

ترجمہ : سعد موفن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے
اور دوسری رکعت میں بھی قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔
(مترجم ابن ماجہ ص ۳۳۵ از علامہ وحید الزمان)

علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں۔ اگرچہ اس حدیث
کا اسناد ضعیف ہے جیسے عراقی نے کہا۔

الجواب

ابن ماجہ مترجم ص ۳۳۵
اس کی سند میں عبدالرحمن بن سعد بن عمار سعد القرظ راوی ضعیف ہے
میزان الاعتدال ص ۴۶۶ دوسرا راوی سعد بن عمار مجہول ہے میزان ص ۱۲۴

باب سوم

(۱) عیدین کی نماز شعائر اسلام میں سے ہے جو آپ
نماز عیدین نے سینکڑوں کے مجمع میں ادا فرمائی۔

(۱) کیا وجہ ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یہ تو ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عید کے دن بچیوں سے گانا سنا۔ آنحضرتؐ اور حضرت عائشہؓ
نے قوجی کرتبوں کا مشاہدہ فرمایا مگر نہ نماز عیدین کا حکم موجود ہے کہ یہ واجب
ہے یا سنت اور نہ ہی نماز عید پڑھنے کا طریقہ درج ہے نہ ہی خطبے مذکور ہیں
(۲) ترمذی۔ ابو داؤد میں نماز عید کے دو طریقے درج ہیں کیا غیر مقلدین کے نزدیک
دونوں حق ہیں اور دونوں کے حق ہونے کا وہی معنی ہے جو مذاہب اربعہ کے
حق ہونے کا آپ لیا کرتے ہیں کہ ہر مذہب میں ایک چوتھائی حق اور تین چوتھائی
باطل ہے تو کیا بارہ تکبیروں کے ساتھ نماز عید پڑھنے والے کے پاس بھی آدھا
حق اور آدھا باطل ہے کیا کسی صحیح صریح حدیث میں ہے کہ دونوں طریقے
حق ہیں؟

(۳) کیا کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں ہے کہ ان دونوں طریقوں میں سے
فلاں طریق صحیح اور فلاں غلط ہے یا فلاں راجح اور فلاں مرجوح ہے یا یہ فیصلہ
اب امتی مجتہدین پر چھوڑا گیا ہے۔

(۴) جو فیصلہ صراحتہ کتاب و سنت میں موجود نہ ہو اس میں اجماع اور قیاس شرعی
کی طرف رجوع کا حکم ہے تو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں سب صحابہ کا اجماع اس
پر ہوا کہ نماز جنازہ بھی چار تکبیروں سے ہو کرے گا اور نماز عیدین (الفطر الاضحیٰ)
دونوں کی ہر رکعت میں بھی چار چار تکبیریں ہوں گی۔ (طحاوی شرح
معانی الآثار ص ۳۳۳)

یہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جس طرح عہد فاروقی میں شراب کی حد کے بارہ میں

۸۰ کوڑوں پر اجماع ہو گیا ام الولد کی بیع کے ترک پر اجماع ہو گیا۔ اگر کوئی شخص
 ۱۰) نجات کرے تو محض دخول سے غسل فرض ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہ ہو اس پر اجماع
 ہو گیا اور یہ اجماع اس کے مخالف احادیث کے نسخ کی دلیل ہے تو بارہ تکبیروں والی
 روایات جن میں سے ایک بھی صحیح نہیں اگر کوئی صحیح بھی ہوتی تو یہ اجماع اس کے
 ۱۱) منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

(۵) جب ان دونوں طریقوں میں ترجیح امتیوں نے دینی ہے تو صحابہ اور خیر القرون
 کے تابعی مجتہد امام اعظم نے چھ زائد تکبیروں سے عیدین کی نماز کو راجح قرار
 دیا ہے ان کے مقابلہ میں بعد والے امتیوں کی ترجیح کا کیا اعتبار۔
 ۲) عیدین کی نماز میں ثناء سبحانک اللھم یا اللھم باعد بینی پڑھنے کے لئے
 صلوٰۃ الرسول صلا پر ابن خزیمہ کا حوالہ دیا ہے حالانکہ ابن خزیمہ میں کوئی
 ایسی حدیث موجود نہیں ہے۔

(۷) ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کریں کوئی صحیح صریح حدیث موجود نہیں ہے۔
 (فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۹ ثنائیہ ص ۵۲۵)

(۸) حکیم صادق صاحب لکھتے ہیں "پھر امام اوپچی آواز سے اور مقتدی آہستہ
 الحمد شریف پھر امام اوپچی آواز سے قرأت پڑھے اور مقتدی چپ چاپ
 سنیں (صحیح مسلم) (صلوٰۃ الرسول ص ۱۷۹)"

یہ تفصیل خاص نماز عیدین کے بارہ میں صحیح مسلم میں ہرگز نہیں ہے۔
 (۹) صادق نے لکھا ہے عیدین میں ق۔ والقرآن المجید اور اقتربت
 الساعة والنشق القمر اور سم اسم اور هل اتاک کا پڑھنا آیا ہے۔

(صلوٰۃ الرسول ص ۱۷۹) کیا دونوں طرح پڑھنا حق ہے اور حق کا وہی معنی
 ہے جو محمد جو ناگزہی نے سراج محمدی اور طریق محمدی میں اور حکیم صادق نے

سبیل الرسول میں لیا ہے۔

(۱۱) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت کریں کہ اگر عیدین میں مندرجہ بالا چاروں سورتوں کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھ لے تو اس کی نماز عید باطل ہوگی یا مکروہ۔

(۱۱) نماز کے لئے عورتیں دورِ نبوت میں باہر میدان میں جاتی تھیں مگر ان کے لئے علیحدہ قناتیں لگا کر پردہ کرنے کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں۔ آج کل جو لوگ پردہ کے لئے قناتیں لگاتے ہیں کیا وہ صحابیات اور امہات المؤمنین سے اپنی عورتوں کے پردہ کی زیادہ اہمیت سمجھتے ہیں۔

(۱۲) کیا بعض صحابہ نے عورتوں کو نماز کے لئے مساجد میں جانے سے روکا؟ وہ کون کون تھے؟ اہل قرآن کہتے ہیں کہ وہ ہماری جماعت کے تھے یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟

(۱۳) ان روکنے والوں کے پاس کوئی آیت قرآنی تھی یا حدیث نبوی یا قیاس تو حدیث کے خلاف قیاس کرنے والا کون ہوتا ہے؟ ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ (۱۴) حکیم صادق صاحب نے لکھا ہے ”عید گاہ کو جاتے اور واپس آتے ہوئے اونچی آواز سے یہ تکبیر پڑھتے رہیں۔“

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ البر و بلند الحمد (دارقطنی صلوٰۃ الرسول ص ۴۰۹) حالانکہ کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں خاص اس تکبیر کا بلند آواز سے عید گاہ کو جاتے اور واپس آتے پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

(۱۵) ایام تشریق میں نمازوں کے بعد مندرجہ بالا تکبیر کہنے کے بارہ میں حکیم صادق صاحب نے لکھا ہے کہ تکبیریں بلند آواز سے بکثرت پڑھتے رہیں (نمازوں

کے بعد) (دارقطنی) دارقطنی کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ پرے درجہ کی ضعیف اور جھوٹی ہے کیونکہ سند کے راوی عمرو بن شمر اور جابر جعفی دونوں کذاب ہیں افسوس ہے کہ یہ مذہب بھی کتنا یتیم ہے جس کا مدار ایسی جھوٹی روایات پر ہے۔

(۱۶) اس جھوٹی روایت میں بھی نہ بلند آواز کا لفظ نہ بکثرت کا صرف حکیم صاحب کی ہاتھ کی صفائی ہے۔

(۱۷) حکیم صاحب نے صلوٰۃ الرسول کے حاشیہ ص ۴۱ پر اکیلے اکیلے نماز عید کو بھی جائز قرار دیا ہے کیا کسی ایک ہی حدیث صحیح صریح غیر معارض میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اکیلے نماز عید پڑھی ہو یا دوسروں کو اکیلے نماز عید پڑھنے کا حکم دیا ہو۔

(۱۸) حکیم صاحب نے صلوٰۃ الرسول ص ۴۱ پر بارہ تکبیروں کی حدیث نقل کی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس کے راوی کثیر بن عبد اللہ کو امام شافعی نے رکن من ارکان الکذب فرمایا ہے۔ امام احمد۔ ابن معین۔ نسائی۔ دارقطنی۔ ابو زرعه اور ابن حبان نے اس کو ضعیف کہا ہے (نصب الراية ص ۲۱) کیا یہ کتمان حق نہیں۔

(۱۹) حکیم صادق صاحب نے مشکوٰۃ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمرؓ کا بھی بارہ تکبیروں سے عید پڑھنا لکھا ہے مگر سند کا راوی ابراہیم بن ابی یحییٰ ہے امام مالکؒ فرماتے ہیں وہ نہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔ امام الجرح والتعديل یحییٰ بن سعید القطان اسے کذاب کہتے ہیں امام احمد فرماتے ہیں تو کو حدیثہ ابن معین اسے کذاب رافضی کہتے ہیں وہ تقدیر کا منکر بھی تھا اور معتزلی بھی امام علی بن المدینی اسے کذاب کہتے ہیں۔

امام نسائی اور دارقطنی اُسے متروک کہتے ہیں (میزان الاعتدال ص ۵۰۵ ج ۱)
دیکھئے حکیم صادق اس طرح کذابوں پر ایمان لے آیا ہے اپنے نام کی لاج
بھی نہیں رکھی۔

(۲۰) پھر سند بھی متصل نہیں امام جعفر نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید پڑھتے
دیکھا نہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا زمانہ پایا نہ حضرت علیؓ کا نہ حضرات
حسنینؓ کا۔

(۲۱)

(۲۲) عیدین میں دو خطبوں کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں چنانچہ
لکھا ہے ”دو خطبوں کی روایتیں اگرچہ ضعیف ہیں مگر جمعہ پر قیاس سے
اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ عیدین کے جمعہ کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں
(فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۹۷) قیاس کو کارِ ابلیس بھی کہا جاتا ہے۔
اور اس پر ایمان بھی رکھا جاتا ہے۔

(۲۳) نماز عید سے پہلے ”نعت یا تلاوت قرآن مجید یا پھر وعظ یہ سب خطبہ
میں شامل ہیں (فتاویٰ اہلحدیث ص ۳۹۵ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۹۸)
اس کی دلیل میں حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں۔

(۲۴) حکیم صادق صاحب لکھتے ہیں ”عیدین کا خطبہ منبر پر نہ پڑھیں (صحیح مسلم)
صلوۃ الرسول ص ۱۱۱) مگر عون المعبود ص ۵۶ اور فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۹۹
پر حضرت جابرؓ سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کا
خطبہ منبر پر پڑھا۔ صادق صاحب امتی کے قول کی آڑ لے کر نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کے فعل سے کیوں منکر ہو رہے ہیں۔

(۲۵) فتاویٰ علمائے حدیث ص ۲۴ پر لکھا ہے ”کہ مرد یا عورت کو عید گاہ یا جامع مسجد سے روکنے والا ”بہت بڑا کافر اور بڑا سرکش ہے“ کیا واقعی آپ حضرت عائشہؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور تمام مہاجرین انصار جنہوں نے ان کے کہنے سے اپنی عورتوں کو مسجد اور عید گاہ میں جانے سے روک لیا، سب کو بڑے کافر اور بڑے سرکش سمجھتے ہیں۔

(۲۶) مولوی عبداللہ روپڑی فتاویٰ اہل حدیث ص ۲۴ اور مولوی علی محمد سعیدی فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۹۶ پر لکھتے ہیں کہ زائد تکبیروں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنا چاہیے مگر جو حدیث پیش کی ہے۔

عن جابر قال مضت السنة ان يكروا الصلوة في العیدین سبعاً و
خمساً بذکر اللہ ما بین کل تکبیرتین بیھقی ص ۲۹۲

لیکن اس کی سند میں بعض راویوں کے حالات معلوم نہیں ایک راوی علی بن عاصم ہے اس کے بارہ میں امام یزید بن ہارون کہتے ہیں ہم ہمیشہ سے اسے جھوٹا جانتے ہیں امام احمد بن معین اور امام نسائی بھی اسے ضعیف کہتے ہیں (ہامش نصب الراية ص ۲۱۹)

(۲۷) پاک و ہند میں شروع سے سب مسلمان اہل سنت والجماعت حنفی تھے انگریز کے منحوس قدم اس ملک میں آنے سے پہلے سب مسلمان عیدین چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھتے تھے کسی نے اس نماز کو فاسد نہ کہا تھا۔ انگریز کے دور میں مولوی عبدالوہاب غیر مقلد نے جماعت غریباۃ الحدیث کی بنیاد رکھی جس کا مقصد تحریک جہاد کو فیل کر کے انگریز کو خوش کرنا تھا۔ اس کو مسلمانوں کا اتفاق ہرگز پسند نہ تھا چنانچہ اس نے دہلی میں بارہ تکبیروں والی عید شروع کر کے مسلمانوں میں نئے افتراق کا اضافہ کیا۔ اس کا یہ حربہ

انگریز کو خوش کرنے کے لئے تھا۔

(۲۸) اس دن سے عید جو مسلمانوں کے اجتماع اور خوشی کا دن تھا لڑائی فساد اور بغض و عناد کا دن بن گیا۔

(۲۹) عوام جہال کو براہ راست احادیث کی کتابیں دیکھنے کی دعوت دی انہوں نے جب ہر باب میں مختلف احادیث دیکھیں ان میں تطبیق یا ترجیح کی اہلیت نہ تھی اس لئے وہ منکر حدیث بن گئے۔

(۳۰) پھر اس فرقہ کے نزدیک جھوٹ بھی کوئی عیب نہیں بلکہ کمال ہے حروف عیدین کے بارہ میں جھوٹ ملاحظہ ہوں۔

ان کی مشہور کتاب حقیقۃ الفقہ میں لکھا ہے ”نماز عید میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے ہدایہ ص ۶۶۶ شرح وقایہ ص ۱۵۱ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ ص ۵۰۵ حالانکہ یہ ہدایہ اور شرح وقایہ دونوں پر سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے۔

(۳۱) عیدین میں تکبیر جہر سے کہے یہی سنت ہے۔ درمختار ص ۳۸۵ ہدایہ ص ۶۶۲ شرح وقایہ ص ۱۵۱ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ یہ فقہ کی ان تینوں مشہور کتابوں پر بالکل جھوٹ ہے لعنت اللہ علی الکاذبین۔

(۳۲) عیدین میں چھ تکبیروں کی بابت ابن مسعود کا قول ہے۔ (ہدایہ ص ۶۶۵ شرح وقایہ ص ۱۵۲ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ یہ بھی جھوٹ ہے۔

ہدایہ اور شرح وقایہ میں چھ تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھنے کو ہی مذہب قرار دیا ہے۔

(۳۳) دونوں رکعتوں میں قبل قرائت تکبیرات کہے قدوری ص ۱۵۱ حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ ص ۱۵۱ یہ بھی بالکل جھوٹ ہے قدوری میں نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جس طرح احناف کا عمل ہے۔

(۳۴) تلبیر بلند آواز سے کہے راستہ میں اور عید گاہ میں اور مختار ص ۳۸۹، حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۲ تا ۲۰۴ اس حوالے میں بھی فریب کیا یہ صرف عید الاضحیٰ کے بارہ میں تھا مگر ناقل نے عید الاضحیٰ کا ذکر حذف کر دیا۔

(۳۵) عیدین میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔ در مختار ص ۳۸۷، حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ تا ۲۰۸۔

(۳۶) عید الفطر کے دن خطیب صدقۃ الفطر کے مسائل بیان کرے در مختار ص ۳۸۵، حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ تا ۲۰۹۔

(۳۷) مصافحہ بعد عید کے مکروہ ہے یہ طریقہ رافضیوں کا ہے در مختار ص ۳۸۵، حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ تا ۲۱۱۔

(۳۸) معافقہ بھی بعد عید کے بے اصل اور مکروہ ہے در مختار ص ۳۸۵، حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ تا ۲۱۱۔

ان ۳۵ تا ۳۸ چاروں مسائل کی نسبت در مختار کی طرف محض جھوٹ ہے اگر کوئی لاندہیب محمد یوسف جے پوری اور داؤد راز سے جھوٹ کی یہ سیاہی اتارنا چاہے تو ہدایہ شرح وقایہ قدوری۔ در مختار کی اصل عربی عبارات پیش کرے جن کا یہ ترجمہ ہے۔

(۳۹) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کریں کہ تکبیرات زائد امام جہرا کہے اور مقتدی آہستہ۔

(۴۰) نماز عید میں زائد تکبیرات فرض ہیں یا واجب یا سنت وغیرہ حکم صریح حدیث سے دکھائیں۔

قربانی صرف تین دن تک جائز ہے

دلیل ۱۔

عن سلمة بن اکوع قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحیٰ منکم فلا یصحن بعد ثلثہ وبقی فی بیتہ منہ شیء (بخاری شریف ص ۳۵ و مسلم ص ۱۵۹)

حضرت سلمہ بن رکوع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے پس تیسری رات کے بعد نہ صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بچا ہوا موجود ہو۔

جب چوتھے دن قربانی کے گوشت کی ایک بوٹی رکھنا بھی درست نہیں تھا تو پورا جانور ذبح کر کے کھانا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا اثر

دلیل ۲۔

من طریق ابن ابی شیبہ نازید بن الحباب عن معاویۃ ابن صالح حدثنی ابو مریم سمعت ابی اہریرۃ یقول: الاضحی ثلاثۃ ایام (محلی ابن حزم ص ۳۷ ج ۱)

ابن ابی شیبہ سے ہے کہ ہمیں زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے بیان کیا انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے کہ قربانی تین دن ہے۔

حضرت انسؓ کا اثر

دلیل ۳

من طریق وکیع عن شعبۃ عن قتادہ عن انس قال الاضحیٰ یوم النصر و یومان بعدہ (محل ص ۳۷ ج ۱)
 وکیع نے شعبہ سے نقل کیا ہے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے قربانی دس گیارہ اور بارہ تاریخ تک ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کا اثر

دلیل ۴: نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ: الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ (موطائما)
 قربانی دس گیارہ اور بارہ تاریخ تک ہے۔
 دلیل نمبر ۲-۳-۴ کے متعلق مولانا الیاس اثری صاحب غیر متسلک لکھتے ہیں یہ تین اقوال حضرت ابوہریرہؓ حضرت انسؓ اور حضرت عمرؓ کا (سنداً صحیح و درست ہیں۔
 (القول الاثیق ص ۴)

فریق مخالف کے دلائل کا جواب

چار دن تک قربانی ثابت کرنے کے لئے غیر مقلدین کے پاس نہ تو قرآن پاک کی کوئی صریح آیت ہے اور نہ کوئی بخاری مسلم بلد پورے صحابہؓ میں ان کو کوئی دلیل نہیں ملتی ہے۔ اہل سنت سے ہر بات میں کہتے ہیں کہ بخاری مسلم میں یہ بات دیکھو۔ مگر اپنی دفعہ ان کو پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔ چار دن تک قربانی ثابت کرنے کے لئے

لے نوٹ: صحیح ابن عمرؓ ہے۔ عمرؓ نہیں۔

سب سے اہم اور ان کے نزدیک سب سے صحیح اور وزنی جو دلیل ہے وہ مولانا الیاس اثری نے پیش کی ہے وہ ہم یہاں پر نقل کر کے اس کا جواب دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں مولانا حافظ محمد الیاس اثری صاحب غیر مقلد مدرس جامعہ سلفیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ اپنے رسالہ - القول الانیق فی توضیح ایام التشریق المعروف ایام قربانی کی تحقیق کے ص ۳ پر جبیر بن مطعم کی روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ اس طرح ہیں

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام التشریق
 قال کل ایام التشریق ذبح (واقطنی ص ۸۴) ذبح (قربانی) کے دن ہیں۔

جواب: یہ روایت حضرت عمر بن دینار کی سند والی ہے خود اثری صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر نمبر ۲ کے تحت اس سند کو نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں کئی خرابیاں ہیں پہلی خرابی عمرو بن دینار کی حضرت جبیر بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں کیونکہ حضرت جبیر بن مطعم کی وفات ۵۶ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہوئی۔ دیکھئے تہذیب التہذیب ص ۴۲ جبکہ عمرو بن دینار کی وفات ۱۲۵ھ یا ۱۲۶ھ میں ہوئی (تہذیب التہذیب ص ۲) جب کہ تقریب التہذیب میں ۱۲۶ھ میں وفات لکھی ہے اور کل عمر حضرت عمرو بن دینار کی ستر سال سے زائد ہے (تہذیب التہذیب) اس لحاظ سے عمرو بن دینار کی پیدائش ۵۵ھ یا ۵۶ھ میں بنتی ہے اگر حضرت جبیر بن مطعم کی وفات ۵۶ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہو تو عمرو بن دینار کی ملاقات قطعاً متصور نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کے شاگردوں میں عمرو بن دینار کا نام نہیں ملتا اور عمرو بن دینار کے اساتذوں میں حضرت جبیر بن مطعم کا نام نہیں ملتا۔ البتہ حضرت جبیر بن مطعم کے لڑکے محمد اور نافع اس عمرو بن دینار کے استاذ یقیناً ہیں۔

دوسری خرابی اس سند کا ایک راوی احمد بن عیسیٰ القینی الخشاب ہے جو بہت

بڑا جھوٹا ہے۔ اور وضاحت ہے

امام دارقطنی فرماتے ہیں قوی نہیں ہے محدث ابن طاہر فرماتے ہیں کذاب يضع الحديث
(بہت بڑا جھوٹا ہے جعلی حدیثیں بناتا ہے) ابن جان بھی سخت ضعیف قرار دیتے ہیں۔
محدث مسلمہ فرماتے ہیں۔ کذاب حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ مُوضُوعَةٍ (بہت بڑا جھوٹا ہے
جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے) محدث اور مورخ ابن یونس فرماتے ہیں دکان مضطرب
الحديث جداً (اور سخت مضطرب الحديث ہے) لسان المیزان ص ۲۴۱

میسری خرابی: اس کی سند میں عمرو بن ابی سلمہ واقع ہے۔ امام ابن معین کہتے ہیں کہ
وہ ضعیف ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کی حدیثیں لکھی تو جاسکتی ہیں لیکن ان سے استدلال
اجتناب صحیح نہیں ہے۔ محدث عقلی کہتے ہیں کہ ان کی حدیث میں وہم ہوتا ہے۔
امام ساجی کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ اس نے زہیر سے باطل
روایتیں نقل کی ہیں (تہذیب التہذیب ص ۴۳-۴۴)

چوتھی خرابی: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابو معید بھی ہے اور یہ بھی ضعیف
پانچویں خرابی: اس حدیث کی سند میں مرکزی راوی سلیمان بن موسیٰ ہے۔
مولانا الیاس اثری صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر تینوں سندیں سلیمان
بن موسیٰ سے ہی نقل کی ہیں۔ سلیمان بن موسیٰ کیسار راوی ہے وہ آپ ملاحظہ فرمائیے
امام بخاری فرماتے ہیں عَنْهُ مَا كَثُرَ (تہذیب التہذیب ص ۲۲۴) و کتاب
الضعفاء الصغير للبخاری ص ۲۳ مع التاریخ الصغير کر سلیمان بن موسیٰ کے پاس ضعیف
قسم کی حدیثیں ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں لیس بالقوی فی الحديث (حدیث میں قوی نہیں ہے) نہ
فرماتے ہیں فی حدیثہ شیئ (اس کی حدیث میں کچھ خرابی ہے) (تہذیب التہذیب ص ۲۲۴)

فتنہ فرق باطلہ کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے مکتبہ شیخ الاسلام و مکتبہ صفدریہ کی اہم مطبوعات

- ✽ جی ہاں! فقہ حنفی قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے ✽ المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ
- ✽ فرقہ اہل حدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ✽ فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ
- ✽ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ✽ کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ
- ✽ صراط مستقیم (برائے خواتین) ✽ صراط مستقیم کورس (برائے مرد)
- ✽ نماز اہل السنۃ والجماعۃ ✽ نماز اہل السنۃ والجماعۃ "ہندی"
- ✽ تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے ✽ اصول مناظرہ
- ✽ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ✽ فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ
- ✽ رسائل گھمن (چار رسائل کا مجموعہ) "ہندی" ✽ فرقہ اہل حدیث کا مقصد احیاء سنت یا افتراق امت
- ✽ فضائل و مسائل قربانی ✽ ہدایہ علماء کی عدالت میں
- ✽ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ✽ خطبات گھمن (اول، دوم، سوم)
- ✽ ۲۰ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے ✽ شادی کی پہلی دس راتیں
- ✽ کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں؟ ✽ عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق
- ✽ کیا مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے جائز ہے؟ ✽ چالیس مسئلوں کی چالیس حدیث
- ✽ تحفۃ الايضاح فی شرح مقدمہ ابن صلاح ✽ غیر مقلدین کی غیر مستند نماز
- ✽ سوال گندم جواب چنا ✽ ہوا الکذاب
- ✽ تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب ✽ ڈاکٹر ذاکر نائیک خیالات و نظریات
- ✽ غیر مقلد مناظر کا غیر مقلدیت سے توبہ ✽ رسائل رد غیر
- ✽ سلفی کون حنفی یا غیر مقلد ✽ غیر مقلدین کا اصلی چہرہ
- ✽ حقائق الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ (اول) ✽ فتاویٰ عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات
- ✽ ہم اہل سنت والجماعت کیوں ہیں؟ ✽ دلائل احناف
- ✽ بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات ✽ مسائل اربعہ غیر مقلد علماء کی نظر میں
- ✽ ننگے سر نماز غیر مقلد علماء کی نظر میں ✽ جرابوں پر مسح غیر مقلد علماء کی نظر میں



MAKTABA SAFDARIYA DEOBAND

Mob: 09808452070/8881030588/09322471046

Email: msislam829@gmail.com

Deoband Deffender

Presentative By Tahaffuz-E-Sunnat
Moradabad

ShoaiB Ikram Hayati Hanfi, Moradabadi